QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

”معارفُ القرآن“ از مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور ”رُشدُ القرآن“ از مولانا اسید اللہؒ میں امثالِ قرآن کی تفسیر و تعبیر کے مناہج کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of the Interpretive Methodologies of Qur'ānic Parables in *Ma'ārif al-Qur'ān* by Mufti Muhammad Shafiʿ and *Rushd al-Qur'ān* by Maulana Usaydullah

* **Anas Ahmad**
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan.
Email: anasahmad77889900@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0009-0000-7899-9473
* **Dr. Gulzar Ali**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan.
Email: gulzar@awkum.edu.pk
* **Sadiqullah** (Corresponding Author)
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan.
Email: s.shamizai941@gmail.com

Abstract

The Qur'anic parables (*amthāl al-Qur'ān*) function as profound pedagogical tools, conveying divine wisdom through vivid analogies that link the tangible world with metaphysical truths, guiding humanity toward spiritual, moral, and social development. This study provides a comparative analysis of the interpretive methodologies in two notable Urdu and Pashto tafāsīr: *Ma'ārif al-Qur'ān* by Muftī Muḥammad Shafī' (d. 1976), a classic work grounded in fiqh and traditional exegesis, and *Rushd al-Qur'ān* by Mawlānā Asīdullāh, a Pashto tafsīr known for its rational, accessible, and contextually relevant approach. Focusing on selected parables, such as the similitude of the hypocrites to a mirage (Surah al-Baqarah 2:17-20) and the parable of the spider's web (Surah al-Ankabut 29:41), the study contrasts Muftī Shafī''s methodology, which emphasizes integration with Hadith, juristic implications, and classical scholarly consensus, with Asīdullāh's approach that prioritizes linguistic clarity, rational reflection, and ethical applicability. The analysis reveals convergence in adherence to orthodox Sunni principles while highlighting divergences in focus: *Ma'ārif al-Qur'ān* emphasizes practical guidance, spiritual reform, and moral instruction, whereas *Rushd al-Qur'ān* emphasizes cognitive engagement, linguistic precision, and intellectual reflection. This study underscores the dynamic interplay between tradition and accessibility in Qur'anic hermeneutics, providing valuable insights for contemporary scholars and educators seeking to harmonize classical rigor with modern pedagogical needs.

Keywords: Qur'anic parables, Amthāl al-Qur'ān, Tafsīr methodologies, Comparative exegesis, Ma'ārif al-Qur'ān, Rushd al-Qur'ān, Sunni tafsīr traditions

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

تعارف موضوع

قرآنِ مجید اپنی زبان، بیان، اور معانی کے اعتبار سے وہ معجزۂ ابدی ہے جس کی تفسیر کے دروازے ہر دور میں اجتہاد و تدبّر کے لیے کھلے رہے۔ اس کے مضامین میں ایک نہایت لطیف پہلو **"امثالُ القرآن "** کا ہے، جس کے ذریعے حقائقِ ایمانیہ، اخلاقی و روحانی حقائق، اور اجتماعی و عمرانی اصول نہایت حسین تشبیہات و تمثیلات کے پیرایے میں پیش کیے گئے ہیں۔ ان امثال نے نہ صرف قلوب کو منوّر کیا بلکہ فکر و بصیرت کے نئے زاویے پیدا کیے۔

برِصغیر کی تفسیری روایت میں **مفتی محمد شفیعؒ** کی معارفُ القرآن اور **مولانا اُسید اللہؒ** کی رُشدُ القرآن دو ایسی نمایاں تفسیری کاوشیں ہیں جو اپنے طرزِ تفسیر، اسلوبِ بیان اور فکری جہت کے اعتبار سے عصرِ حاضر میں علمی وقار رکھتی ہیں۔ دونوں مفسرین نے قرآنِ کریم کے امثال کو محض ادبی تشبیہات کے طور پر نہیں لیا بلکہ انہیں ہدایت، دعوت، اور اصلاحِ معاشرہ کے مؤثر وسیلہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ تاہم ان دونوں تفاسیر کے مناہج میں اسلوب، تعبیر، بلاغت کے ادراک، اور تربیتی زاویے کے لحاظ سے نمایاں فرق اور انفرادیت پائی جاتی ہے۔ معارفُ القرآن میں جہاں فقہی، حکیمانہ اور تربیتی ذوق غالب ہے، وہیں رُشدُ القرآن میں فکری ربط، بلاغی تحلیل، اور تدبّری تفسیر کی شان نمایاں نظر آتی ہے۔ دونوں مفسرین نے قرآنی امثال کو اپنے اپنے فہم و ذوق کے مطابق بیان کیا، مگر مقصد ایک ہی رکھا کہ قرآن کے اخلاقی و فکری پیغام کو قلوب تک اتارا جائے۔

یہ آرٹیکل انہی دونوں تفاسیر کے تناظر میں امثالُ القرآن کے مناہج کا تقابلی مطالعہ پیش کرتا ہے، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ دونوں مفسرین نے تمثیل کے اس قرآنی اسلوب کو کس زاویے سے سمجھا، اس کے تربیتی اور فکری مضمرات کو کس طرح اُجاگر کیا، اور عصرِ حاضر کے ذہن کو قرآن کی دعوت سے جوڑنے میں ان کے طرزِ تفسیر نے کیا کردار ادا کیا۔

مبحث اول: قرآن میں امثال کی اہمیت

قرآن مجید میں امثال (مثالیں) کو حکمت و ہدایت کا مؤثر ذریعہ بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف مثالوں کے ذریعے حقائق کو آسان، قابلِ فہم اور دل نشین انداز میں بیان فرمایا تاکہ انسان غور و فکر کرے اور ہدایت پائے مثالیں نہ صرف بات کو واضح کرتی ہیں بلکہ دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

"اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، اور انہیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں۔"[1]

قرآنی امثال میں کبھی ایک مکھی[2]، کبھی ایک مکڑی[3]، کبھی روشنی و اندھیرے[4]، اور کبھی بارش و زمین[5] کو مثال بنا کر حق و باطل، ایمان و کفر اور نیکی و بدی کے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ اسلوب تعلیم، فہم، بصیرت اور دلوں کی نرمی کا ذریعہ بنتا ہے۔ قرآن کی امثال نہ صرف علم میں اضافہ کرتی ہیں بلکہ انسان کو عمل کی دعوت دیتی ہیں — یہی ان کی عصری معنویت اور دائمی حکمت ہے۔

مبحث دوم: تفسیر معارف القرآن کا تعارف اور خصوصیات

[1] Al -Ankabot,29:43
[2] Al -Haj, 22:73
[3] Al - Ankabot,29:43
[4] Al -Noor, 24:40
[5] Al -Raad, 13:17

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

1. تفسیر معارف القرآن کا تعارف

تفسیر معارف القرآن مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی ایک مقبول، جامع اور معتدل تفسیر ہے، جو عام فہم زبان میں قرآن کی تفسیر کا بہترین نمونہ ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع 1897ء میں دیوبند میں پیدا ہوئے تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی اور پھر وہیں تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔ 1922ء میں منصب افتاء پر فائز ہوئے۔۔ قیام پاکستان کے بعد مفتی صاحب کراچی چلے آئے۔ تو یہاں ایک عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم کراچی کی بنیاد رکھی۔ مفتی صاحب کے بے شمار تصنیفات ہیں لیکن ان تصانیف میں قرآن پاک کی تفسیر معارف القرآن کو اعلیٰ مقام حاصل ہے جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔۔ مولانا مفتی محمد شفیع نے 6 اکتوبر 1976ء کو کراچی میں وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی صاحبؒ نے پڑھائی اور آپ کو دارالعلوم کراچی کے احاطے میں سپرد خاک کر دیا گیا[1]۔

2. تفسیر معارف القرآن کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

* **آسان اور سادہ انداز:** عام قارئین کے لیے قابلِ فہم زبان میں تحریر کی گئی ہے، تاکہ ہر شخص قرآن کا پیغام سمجھ سکے، خاص کر خلاصہ تفسیر کا اہتمام جو تھوڑی فرصت والوں کے لئے فہم قرآن کا مستند اور بہترین ذریعہ ہے۔
* **احادیث و اقوالِ سلف کا حوالہ:** آیات کے مفہوم کو مضبوط بنانے کے لیے روایات کا کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔
* **علماء کے لئے تفسیر میں لغات کی تحقیق**، نحوی ترکیب، فن بلاغت کے نکات اور اختلاف قراءت کی بحثیں شامل کی گئی ہیں جو بلاشبہ اہل علم کے لئے فہم قرآن میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔
* **عقائد و اصلاحِ نفس پر زور:** تفسیر صرف علمی نہیں، روحانی و اخلاقی اصلاح کا بھی ذریعہ ہے۔
* **مسلکی اعتدال:** دیوبندی مسلک کے مطابق ہے مگر سختی یا فرقہ واریت سے پاک ہے۔
* **معارف مسائل** کے عنوان سے قرآنی ایات میں ذکر کردہ اہم مسائل کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔[2]

مبحث سوم: تفسیر رشد القرآن کا تعارف اور خصوصیات

1. تفسیر رشد القرآن کا تعارف

تفسیر رشد القرآن مولٰنا اسید اللہ رحمہ اللہ کی ایک مقبول، تفسیر ہے (جس میں زیادہ تر تفسیر بالرائے اور ادبی و فکری انداز اختیار کیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ نحوی و ادبی پہلوؤں اور سماجی مشاہدات کو بھی شامل کیا گیا ہے) حضرت مولانا اُسید اللہ نومبر 1925ء ضلع کالاڈھاکہ (تور غر) گاؤں بلکوٹ میں پیدا ہوئے، والد کا نام الحاج مختار اللہ ہے جو یوسف زئی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم آپنے علاقے کے بزرگ عالم دین مولانا عمر ولی سے سے حاصل کی جو بلکوٹ باباجی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کے تصنیفات میں رُشدا لعلوم، تصورات عربی، شرح سلم العلوم، ھدیۃ المملوک شرح مسلم الثبوت اور تفسیر رشد القرآن شامل ہیں۔ درس و تدریس اور تصنیف

[1] Mufti Muhammad Rafi Usmani , Hayati Mufti Azam ,Idarat ul Maarif ,Karachi. P NO:24,25
[2] Mufti Muhammad Shafi, Maarif -ul -Quran(Idarat - ul - Maarif Karachi)01:68،69،70

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

کے ساتھ دعوت اور تبلیغ سے تعلق رکھتے تھے اور ہر سال رجب کے چھٹیوں میں سالانہ چہلہ لگاتے تھے۔مولانا اسید اللہؒ مارچ 2009ء میں وفات ہوئے[1]۔

2. خصوصیات:

* ہر سورت کے ابتداء میں ربط کا اہتمام کیا گیا ہے۔
* سورت کی ابتداء میں سورۃ کا خلاصہ ذکر کیا گیا ہے۔
* ہر سورت کی ابتداء میں اس سورت میں ذکر شدہ مضامین ذکر کی گئی ہے۔
* فقہی مسائل میں احناف کے مسلک، خاص کر علمائے دیوبند کا معتدل طرز اختیار کیا گیا ہے۔
* تفسیر میں ناصحانہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔
* علمی اور الہامی نکات ذکر کی گئی ہے وغیرہ[2]۔

مبحث چہارم: مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا اُسید اللہؒ کی تفاسیر میں امثالِ قرآن کی تفسیر و تعبیر کے موازناتی مناہج

ذیل میں چند مثالوں سے ان کی تفسیر کا تقابلی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

مثال نمبر1

"مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ، ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ، وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ[3]"۔

ترجمہ: ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک آگ روشن کی، پھر جب اس (آگ) نے اس کے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ تعالی نے ان کا نور سلب کر لیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا[4]۔

خلاصہ تفسیر معارف القرآن:

اس آیت میں منافقین کی روحانی کیفیت کو ایک گہری مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ کے مطابق، منافق اس شخص کی طرح ہے جو تاریکی میں آگ جلا کر وقتی روشنی حاصل کرتا ہے، لیکن اچانک وہ روشنی چھن جاتی ہے اور وہ دوبارہ اندھیروں میں بھٹکنے لگتا ہے۔ یہاں آگ سے مراد ایمان کی ظاہری شکل ہے، اور نور کا زوال اس بات کی علامت ہے کہ دل سے ایمان کی حقیقت اور ہدایت چھین لی گئی[5]۔

---

1 Mawlana Osaid Ullah,Tafseer Rushd -Ul-Quran,(Jaded Maktaba Rashedia Peshawar), Jild:01,page 03،04
2 Mawlana Osaid Ullah,Tafseer Rushd -Ul-Quran, (Jaded Maktaba Rashedia Peshawar), jild:01,page 10,11
3 Al.Baqara 02:17
4 Mufti Taqi Usmani,Asan tarjama Quran,(Maktaba Maarif Ul Quran)Jild 01:47
5 Mufti Muhammad Shafi, Maarif -ul -Quran(Idarat - ul - Maarif Karachi)Jild:01,page 122,123

مفتی صاحب اس تمثیل کو منافقت کی نفسیاتی و روحانی تباہی کے تناظر میں بیان کرتے ہیں—جہاں منافق کی اندرونی جھوٹ، فریب اور دوغلے پن کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ یہ مثال نہ صرف منافق کی باطنی گمراہی کو ظاہر کرتی ہے بلکہ ایک عظیم تنبیہ بھی ہے کہ صرف ظاہر کا ایمان کافی نہیں، باطن کی سچائی اور تقویٰ اصل نجات کا ذریعہ ہے۔

خلاصہ تفسیر رشد القرآن:

مولانا اُسید اللہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں مثالیں منافقین کے لیے ہیں، کیونکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے لیے نہایت نقصان دہ ہیں۔ ان دونوں مثالوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی مثال نبی اکرم ﷺ کی موجودگی کے زمانے سے متعلق ہے، جبکہ دوسری مثال قرآن کے نزول کے بعد کی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔ لفظ "اَو "جو" اَوکصیب" میں آیا ہے، مفسرین کے مطابق تنویع کے لیے ہے، یعنی دو مختلف نوع کی مثالیں ہیں—ایک کھلے کافروں کی، اور دوسری منافقوں کی۔ "الذی" لفظاً واحد مگر معنی کے لحاظ سے جمع ہے، اسی لیے کبھی مفرد اور کبھی جمع کی ضمیر استعمال ہوئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ تو "نور" کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ آگ کی دو صفات ہیں:

* اشراق (روشنی) —جو ہدایت اور ایمان کی علامت ہے۔
* احراق (جلنا) —جو عذاب یا حسد و حسرت کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان سے "نور" یعنی ایمان و ہدایت کی روشنی چھین لی، مگر "احراق" یعنی عذاب و حسرت باقی رہنے دی۔ یوں ان کے دل جلتے رہے کبھی اہلِ ایمان کی ترقی پر حسد سے، کبھی اپنی محرومی پر حسرت سے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ جیسے کوئی شخص اندھیری رات میں آگ روشن کرتا ہے تاکہ روشنی اور امن حاصل کرے، پھر جب وہ آگ بجھ جاتی ہے تو وہ گھپ اندھیرے میں رہ جاتا ہے، اسی طرح منافقین نے ایمان کا ظاہری دعویٰ کیا، عبادات میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوئے، دنیاوی فائدے پائے، جان و مال کی حفاظت، غنیمت میں حصہ ملا، مگر جب مرے تو ایمان کی روشنی چھن گئی۔ قیامت کے دن وہ اندھیروں میں ہوں گے، جہنم کے عذاب سے نہ بچ سکیں گے اور نہ روشنی پا سکیں گے۔

اس مثال کو بیان کرنے کے بعد دو پہلو سامنے اجاتی ہے ایک مثبت اور دوسرا منفی۔

مثبت پہلو: ایمان انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ اسے خلوص کے ساتھ اپنانا اور علانیہ ظاہر کرنا دل کو سکون، روشنی اور نجات عطا کرتا ہے۔

منفی پہلو: منافقت انسان کو شک، تذبذب اور روحانی اندھیروں میں مبتلا کرتی ہے۔ اس لیے مومن کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے ایمان میں اخلاص پیدا کرے اور منافقت سے مکمل طور پر دور رہے[1]۔

مذکورہ مثال میں مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا اُسید اللہ کی تفاسیر کے مناہج کا تقابلی جائزہ

لغوی و نحوی پہلو:

* **معارف القرآن** میں مفتی محمد شفیعؒ نے لفظ "استوقد" کو "آگ جلانا" کے معنی میں لیا ہے، جس سے عارضی روشنی مراد ہے۔
* انہوں نے "نور" اور "اضاءۃ" کے فرق کو نمایاں کیا: "اضاءۃ" عارضی روشنی ہے، جبکہ "نور" حقیقی ہدایت اور ایمان کی روشنی کو ظاہر کرتا ہے۔

[1] Tafseer Rushd -Ul-Quran, Jaded Maktaba Rashedia Peshawar, jild:01,page 105،106

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

* اس کے برعکس **رُشد القرآن** نے لفظی پہلو کے ساتھ ساتھ سماجی تناظر پیش کیا، کہ منافقین موقع پرستی سے کام لیتے ہیں اور اسلام کا نام وقتی مفاد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
* لفظ "**ظلمات** "کو صرف اندھیرے کے معنی میں نہیں بلکہ فکری و نظریاتی اندھے پن کے مفہوم میں بیان کیا گیا ہے۔

تفسیر کا اسلوب:

* **معارف القرآن** نے تفسیر بالماثور کا طریقہ اپنایا، یعنی قرآن کی آیات، احادیث، اور اقوالِ صحابہ و تابعین کے ذریعے مفہوم واضح کیا۔
* **رُشد القرآن** نے تفسیر بالرائے اور ادبی و فکری انداز اختیار کیا، جس میں نحوی و ادبی پہلوؤں اور سماجی مشاہدات کو شامل کیا گیا۔

روحانی پہلو:

* **معارف القرآن** کے مطابق منافق کے دل سے ایمان کی روشنی اس کے باطنی تضاد کے باعث ختم ہو جاتی ہے۔
* **رُشد القرآن** کے نزدیک منافق دراصل موقع پرست اور حق سے منہ موڑنے والا انسان ہے جو ایمان کو وقتی مفاد کے لیے استعمال کرتا ہے۔

عملی پہلو

* **معارف القرآن** ایمان کی روشنی کو برقرار رکھنے کے لیے اخلاص، عملِ صالح اور دعا پر زور دیتا ہے۔
* **رُشد القرآن** منافقین کی موجودگی کو اسلامی تحریکوں میں نقلی وابستگی کے طور پر بیان کرتا ہے—یعنی وہ لوگ جو مفاد کے وقت ساتھ رہتے ہیں مگر قربانی کے وقت پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ **معارف القرآن** نے منافق کی حالت کو روحانی و نفسیاتی تباہی کے طور پر پیش کیا۔ **رُشد القرآن** نے منافقت کو سماجی اور انقلابی خطرہ قرار دیا۔ **مفتی محمد شفیعؒ** نے دل کی صفائی اور خلوصِ نیت کی دعوت دی، جبکہ **مولانا اُسید اللہ** نے مسلمانوں کو منافقین کی دوغلی پالیسیوں سے خبردار کیا۔

مثال نمبر2

"أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ، يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ، وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ"۔

یا پھر (ان منافقوں کی مثال ایسی ہے) جیسے آسمان سے برستی ایک بارش ہو، جس میں اندھیریاں بھی ہوں اور گرج بھی اور چمک بھی۔ وہ کڑکوں کی آواز پر موت کے خوف سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیتے ہیں، اور اللہ نے کافروں کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں منافقین کی حالت کو سمجھانے کے لیے دوسری مثال دی ہے۔

[1] Mufti Taqi Usmani,Asan tarjama Quran,Jild 01:47،,48

یہ مثال ایسی بارش کی ہے جس کے ساتھ اندھیرا، گرج اور بجلی ہو—جو انسان کو خوف، تذبذب اور بے یقینی میں ڈال دیتی ہے۔

معارف القرآن کے مطابق منافقین دو قسم کے ہیں:

پہلی قسم : وہ لوگ جو دل سے کافر ہیں، ایمان کا اظہار صرف دنیاوی فائدے کے لیے کرتے ہیں۔

دوسری قسم : وہ جو اسلام کی سچائی سے کچھ متاثر ہوتے ہیں، کبھی ایمان کی طرف مائل بھی ہوتے ہیں، مگر دنیاوی مفادات کے لالچ اور مشکلات کے خوف سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ تذبذب (ڈگمگاہٹ) کی حالت میں رہتے ہیں ۔ کبھی روشنی (ایمان و حق) کی طرف بڑھتے ہیں، اور کبھی اندھیرے (کفر و خود غرضی) میں واپس چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب اللہ کی قدرت کے گھیرے میں ہیں، اگر چاہے تو ان کی **سننے اور** دیکھنے کی طاقت چھین لے۔ یہ اس بات کی تنبیہ ہے کہ ایمان کے بغیر انسان حق سننے اور سمجھنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے۔ منافقین کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ دین میں وقتی فائدہ دیکھ کر قریب آتے ہیں، مگر جب قربانی اور محنت کا وقت آتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ان کے دل میں سہل پسندی، مفاد پرستی اور دوغلا پن گھر کر چکا ہے[1]۔

تفسیر رشد القرآن کی تشریح

لغوی و نحوی وضاحت:

یہاں "**أو كصيب** "میں مثلہم (ان کی مثال) کو محذوف مانا گیا ہے، یعنی مطلب یہ ہے کہ "ان کی مثال آسمان سے برسنے والی بارش والے لوگوں کی طرح ہے"۔ **لفظ** "صَيِّب "کا مطلب ہے موسلا دھار بارش۔ **غَيث** "وہ بارش ہے جو خشکی کے بعد زمین کو زندہ کرتی ہے، اور "**مطر** "عام بارش کے لیے آتا ہے—قرآن میں اکثر "مطر" عذاب والی بارش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تشبیہ کا مفہوم:

جیسے بارش آسمان سے آتی ہے اور زمین کو زندگی بخشتی ہے، اسی طرح قرآن بھی رحمت ہے جو دلوں کو روحانی زندگی عطا کرتا ہے۔ "**فِيهِ ظُلُمَاتٌ**" سے مراد وہ اندھیرے ہیں جو بارش اور بادل دونوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی قرآن میں بھی ایسے مضامین ہیں جن میں خوف، وعید اور آزمائش کا پہلو موجود ہے۔ "**رعد** "یعنی گرج سے مراد وہ تنبیہات ہیں جو قرآن میں دنیاوی و اخروی سزاؤں کی صورت میں بیان کی گئی ہیں۔ "**برق** "یعنی بجلی سے مراد وہ چمکدار دلائل اور بشارتیں ہیں جو ایمان والوں کے لیے امید اور روشنی کا سبب بنتی ہیں۔

مثال کا مطلب:

* جس طرح بعض لوگ گرج چمک سے ڈر کر اپنے کان بند کر لیتے ہیں، اسی طرح منافقین قرآن کی نصیحتوں اور تنبیہات کو سننے سے گریز کرتے ہیں۔
* آیت "**يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ** "اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ وہ قرآن کی آواز سے جان بوجھ کر بچتے ہیں، تاکہ اس کے اثرات ان کے دلوں تک نہ پہنچیں۔ ان کا یہ طرزِ عمل دراصل دل کی سختی اور حق سے فرار کی علامت ہے۔

[1] Mufti Muhammad Shafi, Maarif -ul -Quran(Idarat - ul - Maarif Karachi)Jild:01,page 122,123

آخر میں آیت "**وَاللّٰهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ** "اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ اللہ کی قدرت ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے ہے، وہ چاہیں بھی تو اس کے احاطۂ قدرت سے نہیں نکل سکتے[1]۔

مذکورہ مثال میں مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا اُسید اللہ کی تفاسیر کے مناہج کا تقابلی جائزہ

معارف القرآن اور رشد القرآن کی تفسیروں میں منہج کا فرق واضح ہے۔ **معارف القرآن** نے ادبی و اسلوبی انداز اپناتے ہوئے منافقین کے کردار کی نفسیاتی و عملی عکاسی* کی ہے، اور اسلوب ناصحانہ و اصلاحی ہے۔ بارش، اندھیرا اور چمک کو منافقین کے تذبذب اور خوف سے جوڑا گیا ہے، اور پیغام یہ دیا گیا ہے کہ انسان کو نفاق سے بچنا چاہیے۔ جبکہ **رشد القرآن** میں لسانی، صرفی و نحوی پہلوؤں پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مثلاً "صیب" کو موسلا دھار بارش، چمک کو دلائل توحید اور کڑک کو انذار کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس میں مثال کو قرآن کے نزول اور اس کے اثرات سے جوڑا گیا ہے۔ گویا معارف القرآن میں کرداری اصلاح اور رشد القرآن میں قرآنی پیغام کی معنوی وضاحت نمایاں ہے۔

مثال نمبر 03)

"ا نَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ"۔[2]

ترجمہ: "بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ (کسی بات کو واضح کرنے کے لئے) کوئی بھی مثال دے، چاہے وہ مچھر (جیسی معمولی چیز) کی ہو، یا کسی ایسی چیز کی ہو جو مچھر سے بھی زیادہ (معمولی) ہو، اب جو لوگ مومن ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ایک حق بات ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے آئی ہے۔ البتہ جو لوگ کافر ہیں، وہ یہی کہتے ہیں کہ بھلا اس (حقیر) مثال سے اللہ کا کیا مطلب ہے؟ (اس طرح) اللہ اس مثال سے بہت سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتا ہے، اور بہت سوں کو ہدایت دیتا ہے۔ (مگر) وہ گمراہ انہی کو کرتا ہے جو نافرمان ہیں۔"[3]

منکرینِ قرآن کا یہ اعتراض تھا کہ قرآن میں مکھی، مچھر اور مکڑی جیسی حقیر چیزوں کا ذکر آنا اللہ کی شان کے خلاف ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں کہ یہ سوچ انسانی جہالت اور محدود عقل کا نتیجہ ہے، کیونکہ جب کسی چھوٹی یا معمولی بات کو سمجھانا مقصود ہو، تو بلاغت کا تقاضا یہی ہے کہ اسی درجے کی مثال دی جائے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لیے ایسی مثالیں دینا حکمت اور فصاحت کا اعلیٰ نمونہ ہے، شرم کا سبب نہیں۔ اہلِ ایمان ان مثالوں سے ہدایت اور سمجھ حاصل کرتے ہیں، کیونکہ ان کے دل زندہ اور حق کے لیے کھلے ہوتے ہیں۔ جبکہ کافر اور ضدی لوگ انہی مثالوں کو مذاق اور اعتراض کا ذریعہ بنا لیتے ہیں، کیونکہ ان کے دل کفر و عناد سے مردہ ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا

[1] Tafseer Rushd -Ul-Quran, Jaded Maktaba Rashedia Peshawar, jild:01,page 107،108
[2] Al.Baqara,02:26
[3] Mufti Taqi Usmani,Asan tarjama Quran,Jild 01:51

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ہے کہ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا یعنی قرآن اور اس کی مثالوں کے ذریعے اللہ بہت سوں کو ہدایت دیتا ہے، اور بہت سوں کو گمراہ بھی کرتا ہے— مگر وہ گمراہ صرف فاسق لوگوں کو کرتا ہے۔

"فاسق " کے معنی: لغوی اعتبار سے: حد سے نکل جانے والا۔ شریعت کی اصطلاح میں: وہ شخص جو اللہ کی اطاعت سے باہر ہو جائے۔ یہ فسق کبھی کفر کی صورت میں ہوتا ہے، اور کبھی گناہوں کی سرکشی کی شکل میں ہوتا ہے۔

فقہاء کے مطابق: جو شخص کبیرہ گناہ کرتا رہے یا چھوٹے گناہوں پر اصرار کرے، وہ بھی فاسق کہلاتا ہے۔ اور جو علانیہ گناہ کرے اور جرات سے کرے، وہ فاجر کہلاتا ہے[1]۔

تفسیر رشد القرآن کی تشریح

جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں منافقین اور کفار کے لیے مثالیں بیان کیں جیسے: **" مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا "،أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ "** تو کفار اور منافقین نے اعتراض کیا کہ یہ اللہ کا کلام نہیں ہو سکتا، کیونکہ اللہ اتنی حقیر چیزوں کی مثال نہیں دیتا۔ اسی طرح جب مکھی (ذباب) اور مکڑی (عنکبوت) کی مثالیں آئیں تو مشرکین نے بھی یہی کہا کہ اللہ ایسے حقیر جانوروں کا ذکر نہیں کرتا، یہ کلام کسی بشر کا ہو سکتا ہے۔

قرآن کا جواب:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **" إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي "** یعنی اللہ حق بات بیان کرنے میں کسی قسم کی جھجک یا شرم محسوس نہیں کرتا۔ خواہ وہ بات مچھر یا اس سے بھی چھوٹی مخلوق کی مثال سے کیوں نہ ہو۔ **حقیقت یہ ہے** کہ مثال ہمیشہ مضمون سے مناسبت رکھتی ہے، نہ کہ بیان کرنے والے سے۔ لہٰذا اگر کسی برے یا کم درجے کے کردار کو سمجھانے کے لیے چھوٹی مخلوق کی مثال دی جائے، تو یہ حکمت اور وضاحت کی دلیل ہے، نہ کہ اللہ کی شان کے خلاف۔

لفظ "لا يَسْتَحْيِي" کی تشریح:

بعض مفسرین کے نزدیک **"حیا "** کا مطلب ہے کسی برے کام سے شرم کے باعث رک جانا، اور یہ صفت مخلوق کی کمزوری سے تعلق رکھتی ہے۔ لہٰذا یہاں **"لا يترک "** (اللہ نہیں چھوڑتا) کے معنی مراد ہیں، یعنی اللہ وضاحت کے لیے کوئی مثال بیان کرنے سے پرہیز نہیں کرتا۔

دوسرے مفسرین کے نزدیک "حیا " اللہ تعالیٰ کی حقیقی صفت ہے، جیسا کہ صحیح احادیث میں بھی وارد ہے، لیکن یہاں یہ صفت سلبی معنی میں آئی ہے یعنی اللہ ایسی مثال دینے سے نہیں رکتا جو حق کو ظاہر کرے۔ اس طرح آیت میں اللہ کی حکمت، بلاغت اور کمالِ قدرت ظاہر کی گئی ہے[2]۔

مذکورہ مثال میں مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا اُسید اللہ کی تفاسیر کے مناہج کا تقابلی جائزہ

یہ آیت "لَا يَسْتَحْيِي اللَّهُ أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا " دراصل اللہ کی حکمت، قدرت اور کلام کی جامعیت کا مظہر ہے۔ **معارف القرآن** کے مطابق اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ ہدایت کے بیان میں کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کی مثال

---

[1] Mufti Muhammad Shafi, Maarif -ul -Quran(Idarat - ul - Maarif Karachi)Jild:01,page 166،167
[2] Tafseer Rushd -Ul-Quran, Jaded Maktaba Rashedia Peshawar, jild:01,page 120،121

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

دینے سے بھی شرم محسوس نہیں کرتا، کیونکہ اس کی ہر مثال میں علم وحکمت کا خزانہ پوشیدہ ہے۔ اللہ کی بات ہر طبقے کے لیے ہے، اس لیے چھوٹی مخلوقات کی مثالیں فہم وشعور میں آسانی پیدا کرتی ہیں۔ کافران مثالوں کو اعتراض بناتے ہیں، جبکہ مومن ان میں قدرتِ الٰہی کی جھلک اور ہدایت کو پاتے ہیں۔

روحانی پہلو:

روحانی پہلو سے، مومن کا دل نرم ہوتا ہے جو چھوٹی مثال سے بھی ہدایت لیتا ہے، اور کافر کا دل سخت ہوتا ہے جو اعتراض اور انکار پر اتر آتا ہے۔ فقہی طور پر مفسرین نے اس سے یہ اصول اخذ کیا کہ شرعی تعلیم میں چھوٹی مثالوں کا ذکر جائز اور مفید ہے، جب کہ دعوتی پہلو سے یہ آیت داعیانِ دین کو سکھاتی ہے کہ حکمت بھری مثالیں لوگوں کے دلوں تک بات پہنچانے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ دوسری طرف **رشد القرآن** نے اس آیت کو فہم وادراک کا امتحان قرار دیا ہے۔ جس کے دل میں ایمان ہے وہ مثالوں سے ہدایت و بصیرت حاصل کرتا ہے، اور جس کے دل میں کفر ہے وہ اعتراض و انکار میں مبتلا رہتا ہے۔ رشد القرآن نے اس فرق کو روحانی بیماری اور عقلی تعصب سے جوڑا ہے؛ ایمان عقل کو صاف کرتا ہے جبکہ کفر اسے غبار آلود کر دیتا ہے۔

تفسیری منہج:

تفسیری منہج کے اعتبار سے **معارف القرآن** نے زیادہ تر تدبری و فکری (بالرائے) انداز اپنایا ہے، تاہم بعض مقامات پر احادیث و آثار کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اس کے مقابلے میں **رشد القرآن** نے تفسیر بالماثور کا منہج اختیار کیا ہے، اور ابن عباسؓ، قتادہؒ، سدیؒ، مجاہدؒ وغیرہ کے اقوال نقل کر کے بتایا ہے کہ مشرکین نے مچھر، مکھی اور مکڑی جیسی مثالوں پر اعتراض کیا تھا۔

خلاصہ بحث

اس مقالے میں دو نمایاں تفاسیر معارف القرآن اور رشد القرآن میں بیان کردہ امثالِ قرآن کے تفسیری مناہج کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔ **معارف القرآن** نے امثال کو روحانی، نفسیاتی اور اصلاحی پہلو سے بیان کرتے ہوئے منافقین کی مثال کو دل کی بیماری، نفاق، اور کردار کی کمزوری کے آئینے میں پیش کیا۔ مفتی شفیعؒ کا اسلوب ناصحانہ، کردار ساز اور دل کو جھنجھوڑ دینے والا ہے، جس کا مقصد اصلاحِ باطن اور خلوصِ نیت کی دعوت دینا ہے۔ اس کے برعکس، **رشد القرآن** نے انہی مثالوں کو لسانی، نحوی اور معنوی گہرائی کے ساتھ بیان کیا، جہاں منافقت کو سماجی و فکری خطرہ بتایا گیا۔ مولانا اُسید اللہؒ نے قرآن کی باریکیوں کو اجاگر کرتے ہوئے امثال کو عقل و فہم کا امتحان قرار دیا۔ تفسیری منہج کے لحاظ سے معارف القرآن میں تفسیر بالماثور کا منہج اختیار کیا گیا ہے، جہاں اقوالِ سلف کی روشنی میں آیات کی توضیح کی گئی ہے۔ جب کہ رشد القرآن میں زیادہ تر فکری و تدبری (بالرائے) انداز نمایاں ہے یوں یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ دونوں تفاسیر نے قرآن کی امثال کو اپنے مخصوص اسلوب میں پیش کی ایک میں عملی اصلاح کا پیغام، دوسرے میں علمی و فکری عمق نمایاں ہے۔

تجاویز وسفارشات

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

1 . **تعلیمی نصاب میں Comparative Tafsir کا اضافہ:** مدارس اور جامعات میں امثال القرآن پر موازناتی مطالعہ کو باقاعدہ شامل کیا جائے تاکہ طلبہ مختلف زاویوں سے استفادہ کریں۔

2 . **خصوصی دروس و سیمینارز:** امثال القرآن کی عصری معنویت کو اجاگر کرنے کے لیے قومی اور علاقائی سطح پر سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کیے جائیں۔

3 . **طلبہ کی اسلوبی تربیت:** طلبہ کو ترغیب دی جائے کہ وہ مختلف تفسیری اسلوب، ادبی و لغوی پہلوؤں کا مطالعہ کریں تاکہ علمی وسعت اور فکری گہرائی حاصل ہو۔

4 . **معاصر تفسیری ادب کو نصاب میں شامل کرنا:** جدید اردو، پشتو اور دیگر زبانوں کی تفسیری تخلیقات کو نصاب میں شامل کر کے نوجوان نسل میں قرآن فہمی کی قابلیت بڑھائی جائے۔

5 . **عملی تربیت کے مواقع:** امثال القرآن کے اخلاقی و عملی پیغام کو سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں میں استعمال کیا جائے، جیسے طلبہ کی تربیت میں عملی اسباق اور کردار سازی کے پروگرام۔

6. **تحقیقی و تنقیدی کام کی ترغیب:** محققین کو حوصلہ دیا جائے کہ وہ امثال القرآن پر اردو، پشتو اور دیگر زبانوں میں تحقیقی و تنقیدی کام کریں تاکہ موضوع عالمی سطح پر متعارف ہو۔

کتابیات

- Mufti, Muhammad Shafi. *Maʿārif al-Qurʾān.* Karachi: Idārat al-Māʿārif, 2005.
- Osaid Ullah, Mawlānā. *Tafsīr Rushd al-Qurʾān.* Peshawar: Jādid Maktabah Rashediyah, 2007.
- Usmānī, Mufti Muhammad Rafi. *Hayātī Mufti Azam.* Karachi: Idārat al-Māʿārif, 2004.
- Usmānī, Mufti Taqī. *Asān Tarjuma Qurʾān.* Karachi: Maktabah Māʿārif al-Qurʾān, 2006.